رجسٹرڈ ایل نمبر

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دین کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ الہام حضرت مسیح موعود

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

ایڈیٹر: غلام نبی ٭ اسسٹنٹ: مہر محمد خان

نمبر ۸	مورخہ ۲۸ جولائی سنہ ۱۹۲۱ء	مطابق ۲۱ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۹ھ	جلد ۹

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح

جو مبلغین ضلع گورداسپور کے دیہات میں تبلیغی دورہ کرنے کے لئے بھیجے گئے تھے واپس آگئے ہیں۔

ماریشس سے ایک معزز احمدی بھائی الٰہی بخش صاحب تشریف لائے ہیں۔ ان سے الفضل کے قائمقام کی جو گفتگو ہوئی وہ اگلے پرچہ میں درج کی جائیگی۔

خوشخبری

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ کلام بصورت نظم پہنچا ہے جو انشاء اللہ اگلے اخبار میں درج ہو گا۔

آج (۲۶ جولائی) اچھی بارش ہوئی۔

حضرت خلیفۃ المسیح کشمیر میں

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب "الفضل"۔ السلام علیکم

مندرجہ ذیل رپورٹ درج اخبار فرمادیں:۔

حضرت اقدس کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل اور احسان سے بہت اچھی ہے۔ دن بدن حضور کی صحت میں نمایاں تغیر معلوم ہو رہا ہے۔ مورخہ ۱۸ر کو مکان میں آگئے تھے۔ ہوس بوٹوں سے مکان بہت سستا اور آرام دہ ہے۔

۱۹ر کو حضور نے اپنا وزن کرایا۔ الحمد للہ کہ وزن میں چھ سیر کی زیادتی ہے۔ قادیان سے آتے وقت حضور نے اپنا وزن کرایا تھا۔ تین ہفتہ میں چھ سیر کی زیادتی ہوئی ہے فالحمد للہ۔

اسی روز صبح کے وقت ایک ہوس بوٹ مقام گاندربل میں بھجوا دیا تھا۔ یہ جگہ قریباً تیرہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ ہوس بوٹ قریباً دو روز میں پہنچتا ہے مورخہ ۲۰ر کو بعد نماز ظہر حضور معہ اہل بیت اور باقی رفقاءِ سفر شکاروں میں بیٹھ کر روانہ ہوئے۔ حضرت اُم المؤمنین مدظلہا اور صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب تانگہ پر سڑک کے راستہ آئے۔ ہم رات کے دس بجے کے قریب پہنچے۔ یہ جگہ نہایت ہی خوشگوار اور صحت افزا ہے۔ حضور کو یہ جگہ بہت پسند آئی ہے۔ سری نگر سے یہ مقام بہت اچھا ہے۔ حضور کی ڈاک سری نگر سے باقاعدہ طور پر ہر روز یہاں پہنچ جاتی ہے۔ اسلئے خطوط وغیرہ سری نگر ہی کے پتہ پر

آنے چاہئیں۔ کیونکہ جس جگہ بھی ہوں۔ ڈاکخانہ والے خود پہنچا دیتے ہیں۔ مورخہ ۲۲ر کو حضور نے فرمایا کہ ہیں تو ہم مسافر۔ مگر جمعہ پڑھ لیتے ہیں۔ اسلئے حضور نے جمعہ پڑھایا۔

جناب مولانا حافظ روشن علی صاحب و جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب و جناب بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی سری نگر میں ہی ہیں۔

خاکسار محمود اللہ شاہ - ۲۲ر جولائی ۱۹۲۱ء

اخبار احمدیہ

پتہ مطلوب کسی صاحب نے دفتر تالیف واشاعت سے تین عدد انگریزی ترجمہ ترک موالات بذریعہ وی پی بھیجنے کے لئے لکھا ہے۔ لیکن اپنا نام اور پتہ نہیں لکھا۔ وہ دفتر میں دوبارہ اطلاع دیں تاکہ تعمیل کی جا سکے۔

اعلان سید قوم کی دو لڑکیوں کے متعلق جو اعلان الفضل میں ہوا تھا۔ اس اعلان کی بناء پر جن لوگوں نے درخواستیں بھیجی تھیں۔ ان سب کے نام لڑکی کے ولی کے پاس لکھ کر بھیج دئے گئے ہیں۔ ہر ایک درخواست کنندہ فرداً فرداً ہمارے جواب کا منتظر نہ رہے۔ اس اعلان کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

درخواست دعا اخویم محمد افضل خان صاحب بٹالوی کا مکان معہ تمام اثاث البیت کے جل گیا ہے۔ اور آٹھ دس ہزار کا نقصان انکو اُٹھانا پڑا ہے۔ وہ احباب سے درخواست کرتے ہیں کہ ان کے لئے کم از کم ایک ہفتہ دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مشکلات آسان کرے۔

ناظر امور عامہ قادیان

جملہ احباب و بزرگان سلسلہ احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ میری بڑی بیوی کی بیماری سے صحت یابی کے لئے دعا فرما دیں۔ نیز میری چھوٹی بیوی کو بھی کامل صحت نصیب ہو۔ اور میں معہ اپنی بیویوں اور بچوں کے خادم دین اسلام اور خادم دین اسلام ہوں۔

صاحبزادہ عبد اللطیف احمدی مقام آبا زری

بندہ قریباً ایک ہفتہ سے سخت بخار میں مبتلا تھا۔ اب تو خداوند تعالیٰ کی کرم و فضل سے کسی قدر افاقہ ہے۔ مگر نقاہت بہت ہے۔ احمدی احباب درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت بخشے۔

O. O. Kunhimohiuddin (ahmadi) C/o. Messrs Moosa Kutty Bros 91/7 Fraser Street Rangoon

مولانا مولوی سید عبد الواحد صاحب ابن بڑیہ سخت بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے لئے بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مقاصد میں کامیاب فرمائے۔

مطیع الرحمٰن بنگالی متعلم بی اے کلاس اسلامیہ کالج لاہور

میرا ایک مقدمہ ہے۔ اور مخالف طرف بہت زور آور ہے۔ جملہ احباب احمدیہ کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ درد دل سے خاکسار کی کامیابی کے واسطے دعا فرما دیں۔

خاکسار فضل الٰہی و یحییٰ نیئر ڈیرہ اسمٰعیلخان

احباب کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ عاجز چند مشکلات میں ہے۔ خداوند کریم اپنے فضل و کرم سے رفع کرے۔ آمین۔ نیز دین میں میری کمزوریوں کو دور کرے۔ عاجز مہر الدین احمدی۔ علیوال جٹاں

میری اہلیہ کی کامل صحت نیز کاروبار کی ترقی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

عاجز سید موسیٰ رضا احمدی - مونگھیر۔

نماز جنازہ سید افتخار حسین صاحب سیکرٹری انجمن پانی پت کا طویل علالت کے بعد عین عالم شباب میں ۱۳ر جولائی کو انتقال ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت شریف الطبع اور نیک مزاج تھے۔ مرحوم نے تھوڑا ہی عرصہ ہوا احمدیت کو قبول کیا۔ اور اپنے تمام خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔

خاکسار محمد اسمٰعیل از پانی پت

میری اہلیہ جو سلسلہ احمدیہ پر دل و جان سے قربان تھی اور نہایت اخلاص رکھتی تھی۔ ۱۰ ماہ جولائی کو فوت ہو گئی ہے جنازہ غائب کی درخواست ہے۔

خاکسار غلام حسین احمدی از گھو گھیاٹ ضلع شاہ پور

... چودہری سردار خان کی اہلیہ مسمات حیات بی بی ۲۲ر جون کو فوت ہو گئی ہے۔ اس کا جنازہ غائب پڑھ کر مرحومہ کیلئے دعائے مغفرت فرما دیں۔

فضل الدین مدرس مدرسہ احمدیہ مانگٹ اونچے۔ (گوجرانوالہ)

چودہری اللہ دتا صاحب سکنہ کوٹلی جو کہ بڑے مخلص احمدی تھے۔ فوت ہو گئے ہیں۔ انا للہ۔ ان کا جنازہ غائب پڑھا جاوے۔

اکبر علی احمدی داتہ زید کا۔ ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ

حکیم نور محمد صاحب انتقال کر گئے۔ احباب ان کا جنازہ غائب پڑھیں۔ کرم الٰہی احمدی۔ سکنہ لدھا سنگھ والہ

میاں جلال الدین صاحب فوت ہو گئے ہیں انکا جنازہ غائب پڑھا جاوے۔ - جلال الدین احمدی منیجر سنگر کمپنی پسرور

دو کتابوں کی تلاش

سکھ مذہب کے متعلق دو کتابوں کی ضرورت ہے۔ جو صاحب ان کتابوں کا پتہ لگا کر راقم کو ارسال فرما دیں گے۔ انکا شکریہ کے علاوہ مناسب قیمت بھی ارسال کر دی جاوے گی۔

(۱) سکھاں دے راج دی وتھیا (۲) جنم ساکھی بھائی بالا ۱۸۹۵ء کے قریب کی مطبوعہ۔ اگر یہ کتابیں اب ہمارے ہاتھ میں نہ آوینگی۔ تو بعض نہایت ضروری شلوک جو گورو نانک صاحب کے مسلمان ثابت کرنے کے لئے فیصلہ کن ہیں۔ وہ ضائع ہو جاوینگے۔ ہمارا ارادہ ہے کہ یہ دونوں کتابیں یہاں لائبریری میں رکھی جاویں۔ اول الذکر کتاب پہلے سکھ پلٹنوں میں بٹائی جاتی تھی۔ دیہاتی گوردواروں اور سادھوؤں سے بھی ملینگی۔

راقم

(ماسٹر) عبد الرحمٰن (مہر سنگھ) از قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان - ۲۸ر جولائی ۱۹۲۱ء

انگلستان میں تبلیغ اسلام

مجاہدین اسلام کی ضرورت

(از جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم اے مبلغ اسلام لنڈن)

انگلستان میں تبلیغ اسلام نہایت ہی ضروری اور مفید امر ہے۔ ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ تمام دنیا میں اسلام کا پیغام پہنچا دے۔ بلغ ما انزل علیک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو کچھ تم پر نازل ہوا۔ وہ لوگوں تک پہنچا دو۔ انگریز لوگ بھی اقوام دنیا میں شامل ہیں۔ لہذا ان کا بھی حق ہے کہ انہیں اسلام پہنچایا جائے۔ پھر آج کل جو خصوصیت اس قوم کو حاصل ہے۔ وہ آپ سب لوگوں پر ظاہر ہے۔ دنیا میں یورپ کے لوگ آج کل غالب ہیں۔ لیکن یورپ کی تمام قوموں پر انگریز غالب ہیں۔ اس لئے ایک ایسی قوم جس کے وجود میں آنے کی غرض اور ایسی جماعت جس کے قائم ہونے کا اصل مقصد یہ ہے کہ اسلام کی تبلیغ تمام اطراف واکناف عالم میں کی جائے۔ اس کا یہ فرض ہونا چاہیئے۔ کہ غالب توجہ ان لوگوں کی طرف کرے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو اس زمانہ میں اسلام کو زندہ کرنے کے لئے آئے تھے آپ نے بھی ان لوگوں کے لئے بہت دعائیں کیں اور ان لوگوں کی طرف غالب توجہ کی۔ طبعی طور پر تو یہ ہونا چاہیئے تھا کہ ہندوؤں کی طرف زیادہ توجہ کرتے کہ وہ قریب کے اور اہل ملک تھے۔ چنانچہ براہین احمدیہ میں اکثر ہندوؤں کو ہی مخاطب کیا گیا۔ لیکن اس کے بعد کی کتابوں میں زیادہ تر عیسائیت کے متعلق بحث ہے اس کے علاوہ میں دیکھتا ہوں کہ احمدی جماعت کا ممالک خارجیہ میں جو پہلا مشن قائم ہوا۔ وہ لنڈن مشن ہی تھا۔ اس میں بھی اللہ تعالےٰ کی حکمت تھی۔ یہ میں مانتا ہوں۔ کہ یہ مشن حسن اتفاق سے قائم ہو گیا۔ میں اس ملک میں موجود تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے مجھے حکم دیدیا۔ کہ کام جاری کر دوں۔ ورنہ اگر قادیان سے سوچ بچار کے بعد لنڈن میں مشن قائم کرنے کی تجویز ہوتی۔ تو غالباً مشکلات کے لحاظ سے اور خرچ کی زیادتی کے لحاظ سے اس تجویز کے اکثر لوگ مخالف ہوتے۔ اور کام میں ضرور التوا ہو جاتا۔ لیکن حالات ایسے پیدا ہو گئے کہ بغیر کسی خاص تجویز کے یہاں کام چل پڑا۔ اور چونکہ کام کو چلا کر چھوڑ دینا نا ممکن تھا۔ اس لئے خدا کے فضل سے مستقل مشن قائم ہو گیا۔ اللہ تعالےٰ مومنوں کی جماعت سے جب کام لینا چاہتا ہے تو ایسی ہی صورتیں پیدا کر دیتا ہے۔ جنگ بدر کے متعلق لکھا ہے۔ کہ کافروں کی جماعت مسلمانوں سے تین گنا تھی۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے ایسا انتظام کیا کہ کافروں کی اکثر جماعت پہاڑی کی وجہ سے اوجھل تھی۔ مسلمانوں نے خیال کیا کہ کافر تھوڑے ہیں ادھر کافروں نے خیال کیا کہ مسلمان تھوڑے ہیں۔ اس طرح مٹ بھیڑ ہو گئی۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے لیقضی اللہ امراً کان مفعولاً۔ یہ اسلئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ جو کام قرار دے چکا تھا۔ اس کا فیصلہ ہو جائے۔

قرآن شریف کی جن آیات میں جنگ بدر کا ذکر ہے۔ ان میں لکھا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے خود ایسا انتظام کر دیا کہ کافروں کی کمزور جماعت تو مسلمانوں کے ہاتھ سے بچ کر نکل گئی۔ لیکن زبردست جماعت پر حملہ کروا دیا۔ تاکہ کفر پر ایسی زبردست چوٹ لگے کہ کافروں کی کمریں اور حوصلے ٹوٹ جائیں۔

لنڈن کا تبلیغی کام جس طرح بہت اہم ہے۔ اسی طرح بہت مشکل بھی ہے۔ انگریزوں کو مسلمان کرنا کوئی معمولی بات نہیں۔ اس واسطے اس کے لئے غیر معمولی کوشش اور صبر کی ضرورت ہے۔

میں نے یہ تمہید اسلئے اٹھائی ہے کہ بعض لوگ ایسے ہیں جو اقتصادی لحاظ سے انگلستان میں مشن قائم کرنے کو موزون نہیں قرار دیتے دوسری وجہ یہ ہے۔ کہ اس کام کے لئے میں ایک نئی تجویز قوم کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اور شروع شروع میں اسمیں خرچ بھی زائد ہو گا۔ ممکن تھا کہ اس سے لوگ اور بھی گھبرائیں۔ اگرچہ احمدی جماعت کی شان مومنانہ کے خلاف ہے۔ تاہم احتیاطاً عرض کر دیا گیا ہے۔

اسوقت مجھے ٹھیک یاد نہیں غالباً سنہ ۱۹۱۷ء یا سنہ ۱۹۱۸ء کے سالانہ جلسہ پر میں نے جماعت کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ لنڈن کی تبلیغ کے لئے یہ ضروری امر ہے۔ کہ اس ملک میں ہندوستانی احمدیوں کی ایک جماعت ہو۔ جو مختلف کاروبار میں مشغول ہو۔ اور اس کام سے اپنے اخراجات خود نکالے۔ نہ تو ان کا یہ کام ہو کہ براہ راست تبلیغ کریں۔ اور نہ ہی ان کے اخراجات مد تبلیغ پر یا چندوں پر منحصر ہوں۔ اس کے علاوہ فرداً فرداً پرائیویٹ گفتگو میں بھی اس کے متعلق میں نے دوستوں سے اکثر ذکر کیا۔ اس قسم کے تذکرہ سے مجھے معلوم ہوا۔ کہ جماعت خود بخود اس کام کے لئے تیار ہے۔ اور اکثر لوگ اپنے اپنے طور پر اس امر کو محسوس کر رہے ہیں۔ جس کو میں نے خود محسوس کیا ہے۔ جلسہ کے بعد علاوہ دیگر احباب کے شیخ احمد اللہ صاحب مجھ سے ملے۔ اور ایک دفعہ مجھے گوجرانوالہ جانے کا اتفاق ہوا۔ تو بھائی عزیز الدین صاحب کو بھی اس کام کے لئے تیار پایا۔ یہاں تک کہ بھائی عزیز الدین صاحب اپنا مکان بیچکر بھی سفر انگلستان کرنے کے لئے تیار تھے۔

اب یہ دونو صاحب یہاں لنڈن میں موجود ہیں۔ اور تجارت کا کچھ کام کرتے ہیں۔ اگرچہ تاجرانہ رنگ

میں ابھی تک کوئی ایسا فائدہ نہیں ہُوا۔ تاہم ان کے لئے اخراجات نکل رہے ہیں۔ لیکن ان دونو صاحبوں کی موجودگی سے مجھے تبلیغ میں بہت مدد ملی ہے احمدی طالب علموں سے بھی مدد ملتی ہے۔ لیکن اکثر طالب علم ایسے رنگ میں مدد نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ یہ دونوں صاحبان کر سکتے ہیں۔ مولوی مبارک علی صاحب آج کل سوئٹزرلینڈ گئے ہوئے ہیں۔ اور میں یہاں لنڈن میں اکیلا ہوں۔ اکیلا ہونے کی وجہ سے کام بہت ہے۔ جوان دوستوں کی مدد کے بغیر کرنا مشکل تھا۔ اسی طرح کرم دین بھی اپنا گذارہ کر رہا ہے اور اپنے رنگ میں ہندوستانی ملاحوں میں تبلیغ کر رہا ہے۔ گویا اس سلسلہ میں تین صاحب یہاں پہنچ گئے۔ اور تینوں کا گذارہ ہو رہا ہے۔ اب تجویز یہ ہے۔ کہ اس سلسلہ کو وسیع کیا جائے۔ اور ایسے لوگ یہاں آئیں۔ جو ایک عرصہ تک انگلستان میں رہ سکیں۔ یا انگلستان کو اپنا وطن بنا سکیں۔ زیادہ تر ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو قادیان میں آٹھ سال یا زائد عرصہ تک تعلیم حاصل کر چکے ہوں خواہ وہ تعلیم ہائی سکول میں حاصل کی ہو۔ خواہ مدرسہ احمدیہ میں اور خواہ چند سال ایک مدرسہ میں اور چند سال دوسرے سکول میں۔ ایسے لوگوں سے والنٹیر کرنے میں بھی کوئی اعتراض نہیں۔ جنھوں نے تعلیم پرائیویٹ رنگ میں حاصل کی ہو۔ ایسے لوگ انگلستان کے مختلف شہروں میں رہایش اور اپنا کام اختیار کرینگے۔ اور عموماً ایسے مقامات میں انکو مقرر کیا جائے گا۔ جہاں پہلے سے کچھ انگریز مسلمان موجود ہیں۔ ان لوگوں کے ساتھ بلکہ یہ دوست تبلیغ کا کام کرینگے۔ اس طرح جہاں جہاں ایسے دوست ہونگے۔ تبلیغ کا مرکز قائم ہو جائیگا۔ اس سے ایک یہ بھی غرض ہے کہ انگریزوں کو اسلامی زندگی کا عملی نمونہ دکھایا جائے۔ یورپ کے لوگ اکثر مذہبی طبیعت کے نہیں۔ اس کے علاوہ اسلام کو نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ جب تبلیغ کی جاتی ہے تو ان کا اکثر جواب یہ ہوتا ہے۔ کہ یہ باتیں تو ٹھیک ہیں۔ لیکن مسلمانوں کی ایسی خراب حالت کیوں ہے۔ کل رات یہاں معزز لوگوں کی ایک کلب میں میرا لیکچر تھا۔ لیکچر کے بعد پہلا سوال جو ہُوا وہ یہی تھا کہ جو تم بیان کرتے ہو۔ اگر وہ صحیح ہے۔ تو مسلمانوں کی حالت ایسی کیوں خراب ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ مسلمانوں نے عمل چھوڑ دیا۔ تو پھر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ اس سے ثابت ہو گیا۔ کہ اسلام ایسا مذہب ہے۔ جس پر عمل نہیں ہو سکتا۔ اگر مشرقی لوگ اس پر عمل نہیں کر سکتے۔ تو ہم لوگ کیسے عمل کر سکینگے۔ احمدیہ جماعت کا نمونہ پیش کیا جائے۔ تو ناواقفیت کا اظہار کر کے عذر کر دیتے ہیں۔ اسلئے ضرورت ہے۔ کہ احمدیت کا زندہ نمونہ اس ملک میں دکھایا جائے۔ اس کے علاوہ ان لوگوں کے ذریعہ تبلیغ کے لئے تبلیغ کے کئی طریق کھل جائینگے۔ مفصل حالات کے لئے ناظر صاحب تالیف واشاعت قادیان سے گفتگو کی جائے۔

شیطانی حکومت کا خاتمہ کس طرح ہو سکتا ہے

بائیبل میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح کو شیطان نے کہا تھا کہ اگر مجھ کو سجدہ کرو۔ تو دنیا کی تمام بادشاہتیں تمہارے قدموں میں ڈالدونگا۔ حضرت مسیح نے اس کی بات کو ٹھکرا دیا۔ اور اس کے مقابلہ میں اپنی اس حالت کو ترجیح دی۔ جو بائیبل میں یوں مذکور ہے۔ کہ ابن آدم کے لئے زمین پر سر چھپانے کے لئے جگہ نہیں۔

زمانہ بدل گیا۔ عیسائی ساری دُنیا پر پھیل گئے دُنیا کی حکومت اپنے قبضہ میں کر لی۔ اور ستم یہ کہ اسے عیسائیت کی صداقت کی علامت ٹھہرا لیا گیا۔

اس سے بہت سے ناواقف اور انجان دھوکہ میں آکر یا چندروزہ زندگی کو آرام و آسایش سے گذارنے کے خیال سے اور تو اور اسلام جیسے پاک اور مقدس مذہب کو چھوڑ کر عیسائیت کے حلقہ بگوش ہو گئے۔

اِن حالات میں یہ بات حیرت سے سُنی جائیگی کہ وہی لوگ جو بادشاہتوں کو عیسائیت کی صداقت بتایا کرتے تھے۔ ان کو شیطانی سمجھنے لگ گئے ہیں۔ اور بڑی بے تابی سے ان کی بربادی کے منتظر ہیں۔ چنانچہ نیویارک میں انٹرنیشنل بائبل سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن ہیں اس کے صدر جج رذرفورڈ نے ایک اتوار کے جلسہ میں حاضرین سے جو کچھ اس بارہ میں کہا وہ یہ ہے کہ:۔

"سنہ ۱۹۲۵ء کے بعد دنیا میں کسی شخص کو زندہ رہنے کی تمنا نہیں کرنی چاہیئے۔ کیونکہ انجیل میں صاف لکھا ہے۔ کہ اس سال شیطان کی حکومت کا فیصلہ کیا جائیگا جس نے دنیا کو اپنے قابو میں کر رکھا ہے۔ اس کے بعد ایک غیر فانی زندگی کا دور شروع ہو گا۔ جو ہمارے خداوند یسوع مسیح کی ایک نئی غذا سے حاصل ہوگی۔ گنجے آدمیوں کے گنج نہیں رہینگے۔ اور جو لوگ بڑھاپے میں مضبوط اور خوبصورت دانتوں کی نعمت سے محروم ہو چکے ہیں۔ وہ اس بیش بہا دولت سے ازسرنو مستفید ہونگے۔ مردوں اور عورتوں کا حُسن جو پیری اور ضعیفی کے عالم میں زائل ہو چکا ہے۔ پھر اپنے اصلی جوبن پر آ جائیگا" (قومی رپورٹ ۱۱ جولائی ۲۱ء)

سنہ ۱۹۲۵ء کے آنے میں کوئی زیادہ عرصہ نہیں جو صفائی کے ساتھ فیصلہ کر دیگا۔ کہ مذکورہ بالا الفاظ میں جو کچھ کہا گیا ہے اسمیں کہاں تک صداقت ہے۔ اور ہمیں تو اب بھی یقین ہے کہ یہ سب بہکنے کی باتیں ہیں۔ ہاں ہم یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ موجودہ حالت دنیا جسے پادری صاحبان عیسائیوں کے غلبہ کے لحاظ سے عیسائیت کی صداقت قرار دیتے تھے۔ اس کو کس نظر سے دیکھا جا رہا ہے۔

یہ بالکل صحیح ہے۔ کہ اس زمانہ میں شیطان نے دنیا پر بڑا تصرف حاصل کیا ہوا ہے۔ اور ایسا ہونا ضروری تھا کیونکہ پہلے نوشتوں میں لکھا ہے۔ کہ اس زمانہ میں شیطان اپنے پورے ساز و سامان کے ساتھ حملہ کریگا۔ کیونکہ یہ اس کا آخری حملہ ہو گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہُوا۔ لیکن اس کے متعلق اس قسم کے خیال رکھنا کہ سنہ ۱۹۲۵ء میں ساری دنیا تہ و بالا اور سب مخلوق ہلاک و برباد ہو کر "ایک غیر فانی زندگی کا دور شروع ہو گا" اور اس دور کا "خداوند یسوع مسیح کی ایک نئی غذا سے حاصل" ہونے کی توقع کرنا محض خوش فہمی ہے۔ حضرت یسوع مسیح تو وہاں جا چکے۔ جہاں سے کوئی انسان اس دنیا میں واپس نہیں آسکتا۔ ہاں مثیل مسیح آسکتا ہے جو آگیا اور جس نے شیطان کے قبضہ سے لوگوں کو نکالنے کے لئے سامان مہیا کر دئے۔ جن سے کام لینے والے ہر جگہ مظفر و منصور ہو رہے ہیں۔ اب دنیا اسی وقت شیطان کے تصرف

45

خطبہ جمعہ

تشبہ بالباری اختیار کرو

از مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب

۲۲ جولائی سنہ ۱۹۲۱ء

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

میں نے اپنے پچھلے خطبوں میں اس سورۃ کے متعلق سنایا تھا کہ اس میں خدا نے وہ سلوک بیان فرمایا ہے جس پر انسان چلکر اپنے حقیقی آقا تک پہنچ جائے۔ یا جس کے سکھانے کیلئے قرآن کریم آیا ہے اسکو ہمیں اجمالی طور پر بتایا ہے۔ پھر مینے یہ بھی بتایا تھا کہ اسلام کا طریق ہے کہ وہ اہم سبق کو ہر مقام پر یاد کراتا ہے چنانچہ یہی سبق سارے قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے۔ اور ساری سورتوں میں سمجھایا گیا ہے۔ پھر اس متن میں بھی بتایا گیا ہے۔ پھر چھوٹے سے چھوٹے وظیفے میں بھی اس بات کو رکھا گیا ہے۔ تاکہ انسان پر غفلت طاری نہو۔ غافل نہو۔ حائل ہو جائے کیونکہ قاعدہ ہے کہ جس بات کو بار بار دہرایا جاتا ہے وہ زبان پر چڑھ جاتی ہے۔ اور جب کسی بات کو سوچا جاتا ہے تو وہ دماغ میں بیٹھ جاتی ہے۔ اور انسان جسوقت چاہتا ہے اسکو مستحضر کر سکتا ہے۔ جو بات زبان سے کہنی ہو اس کو بار بار کہا جائے۔ اور جو عمل سے تعلق رکھتی ہو اسکو عمل میں لایا جائے۔ تو وہ بات فراموش نہیں ہو سکتی۔ پس اسلام نے ان باتوں کو جو وہ اپنے پیروان میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ چھوٹے سے چھوٹے وظائف تک میں رکھا ہے۔

چنانچہ مینے بتایا تھا کہ سطرح اس سبق کو ایک وظیفہ میں کہا گیا ہے سُبحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ سبحان اللہ میں بتایا کہ خدا سب نقصوں سے پاک ہے جب کہ خدا ایسا نہیں ہوتا ہو تعالیٰ ہر یا اس قسم کے اور نقائص سے پاک ہے۔ اور حمد کہتے ہیں ایسے صفات کے ہونیکو جب انسان انکو اوپر اپنی نگاہ قائم کرے کہ خدا نقصوں سے پاک اور صفات حسنہ سے متصف ہے تو سکا لازمی نتیجہ یہ ہوگا جسکو اسلام نے زور سے بیان کیا ہے کہ وہ توحید الٰہی کا اقرار کریگا اور کہیگا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اسوقت وہ خدا کے سوا کسی کو محبوب معبود اور متصرف نہیں سمجھیگا۔ ان تینوں باتوں کے بعد اسکی زبان سے بے اختیار نکلیگا کہ اللہ اکبر یعنی اسوقت اسکی روح جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے لکھا ہے خدا کے حضور پہ جا پہنچیگی پھر اسکو خدا کے سوا کوئی چیز نظر نہیں آئیگی۔ اور اسوقت وہ کہیگا لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ وہ دیکھیگا کہ کسی میں طاقت نہیں کہ اس سے کسی مضرت کو دور کر سکے اور کوئی نہیں جو اسکو فائدہ پہنچا سکے۔ جب انسان اس حد تک پہنچ جاتا ہے تو پھر اسکو خدا تعالیٰ کیطرف سے فیضان حاصل ہوتا ہے۔

یہانتک تو مینے پہلے خطبوں کا خلاصہ بیان کیا ہے۔ اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ قرآن کے ایک سبق میں ایک ہی سبق نہیں ہوتا۔ فقط سوچنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ میں نے بتایا تھا کہ سورۃ فاتحہ میں ابتداء میں اللہ کے صفات بیان کئے گئے ہیں۔ ان آیات میں جہاں اللہ تعالے کے صفات بیان ہوئے ہیں۔ وہاں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بندے کو کیسا ہونا چاہئیے۔ اسکا دل پاک ہو اسکے دل میں کپٹ نہو وہ سب کا خیر خواہ ہو۔ وہ ہمدرد ہو۔ خدا رزق دیتا ہے وہ اپنی حیثیت کے مطابق اس صفت کو اپنے اندر لے خدا رب ہے اسمیں بھی شان ربوبیت ہو اور یہ بات اپنے اعزا ان کیلئے ہی محدود نہو عام مخلوق کیلئے ہو۔

قرآن کریم اور حدیث ہی نہیں بڑے بڑے فلاسفروں نے بھی اس مسئلہ کو لیا ہے جسکو وہ سعادت قصوی کہتے ہیں۔ وہ یہ کہ انسان تشبہ بالباری اختیار کرے۔ چاہیئے کہ ہم بھی حتی الوسع نقصوں سے پاک ہوں۔ الٰہی صفات کو بحد امکان انسانیت اپنے اندر جلوہ گر کریں۔ دیکھو نبی خدا نہیں ہوتا۔ مگر نبی کی بات بالتعمیں ہوتی ہے اسلئے کہ اسمیں انسان ہوتے ہوئے خدا کی حقیقت الوہیت کا جلوہ آجاتا ہے۔ کیونکہ انبیا خدا کے بندے ہونیکے لئے خدا کی صفات کو اپنے اندر پیدا کرنیکی کوشش کرتے ہیں اور جہاں تک انسان مخلوق ہوکر کر سکتا ہے۔ اتنا کر لیتے ہیں۔ جنکو مسیح موعود کی معرفت حاصل ہے۔ انکی نظر میں دنیا میں مسیح موعود کے مقابلہ کا کوئی دوسرا آدمی اس زمانہ میں نہیں۔ کوئی بادشاہ کوئی شہنشاہ اسکی نظر میں جچ ہی نہیں سکتا تھا۔

لیکن یہ شان مسیح موعود کو کیسے مل گئی اسی طرح کہ انہوں نے خدا کا بندہ ہوکر خدا کی صفات حسنہ کو اپنے اندر پیدا کیا۔

اگر اللہ تعالیٰ نے موقعہ دیا تو آئیندہ یہ بیان کرونگا کہ کسطرح ایک انسان نقائص کو چھوڑ کر خوبیاں اپنے اندر پیدا کرکے خدا کی صفات کا مظہر ہو سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو انہی راہوں پر چلائے۔ آمین

تبلیغی ٹریکٹ

تبلیغ کرنا ہر ایک احمدی کا فرض ہے لیکن ہر ایک آدمی اسقدر قابلیت اور لیاقت نہیں رکھتا۔ کہ ہر طبقہ اور ہر درجہ کے لوگوں میں تبلیغ کر سکے۔ پھر زبانی گفتگو بعض اوقات ایسا رنگ اختیار کر لیتی ہے۔ جس سے خواہ نخواہ ضد پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح اعتراف صداقت میں روکاوٹ حائل ہو جاتی ہے۔ یہ اور اسی قسم کی اور باتوں کو مد نظر رکھکر صیغہ تالیف واشاعت نے انتظام کیا ہے۔ کہ مختلف مضامین پر چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ اور رسالے تیار کئے جائیں جنہیں احمدی احباب سفر و حضر میں اپنے پاس رکھیں۔ اور گاڑی میں یا کسی اور مجمع یا مجلس میں جب موقعہ ہو تعلیم یافتہ اور حق پسند خیال کریں ان میں تقسیم کریں۔ یا اگر موقع ہو۔ تو خود سب کو پڑھکر سنائیں جو انشاء اللہ بہت مفید ثابت ہونگے۔ احباب کو چاہئیے کہ ان کے متعلق دفتر تالیف و اشاعت قادیان سے خط وکتابت کریں اور جو صاحب خود قادیان تشریف لائیں۔ وہ جناب ناظر صاحب تالیف سے ملکر ان کو حاصل کریں۔ ایسا ہی سیکرٹری صاحبان تبلیغ کو بھی چاہئیے کہ [illegible] انتظام کے ماتحت تبلیغی ٹریکٹ کی تجویز کو اپنے طور پر بھی جاری کریں۔ ان کو نمونے کے طور پر دفتر تالیف سے ٹریکٹ بھیجے جائینگے۔ اس نمونہ کے دو مختلف ٹریکٹ چار ہزار کی تعداد میں تیار ہو چکے ہیں۔ اور ایک تیسرا ٹریکٹ تیار ہو رہا ہے۔ اس طریق سے سفری اور خموش تبلیغ جاری رہیگی۔ صرف احباب کی ہمت اور توجہ کی ضرورت ہے۔

حیات الدنیا

(نمبر ۴)

(از جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب)

میں اپنے مضمون میں انسان کی فردانہ زندگی کو۔ یعنی اسکی وہ زندگی جس کا مقصود اپنی فردیت یا ذات کو قائم رکھنا ہے۔ خواہ وہ فردیت اس کے اپنے وجود میں یا اپنی اولاد کے خط و خال و صورت و شکل اور افکار و جذبات و اخلاق میں ظاہر ہو۔ حیات دنیا کے نام سے موسوم کرونگا۔ کیونکہ جن خواہشات کو میں نے حیات فردیہ کے نام سے پکارا ہے۔ قرآن مجید اسکو متاع حیات دنیا ٹھہراتا ہے۔ چنانچہ وہ فرماتا ہے زین للناس حب الشہوات من النساء والبنین والقناطیر المقنطرۃ من الذھب والفضۃ والخیل المسومۃ والانعام والحرث ط ذالک متاع الحیوۃ الدنیا ۔ یعنی انسانوں کے لئے عورتوں بچوں اور ڈھیروں ڈھیر سونا اور چاندی اور نشان شدہ گھوڑے اور چارپائے اور کھیتی کی شہوتوں کی محبت خوبصورت کی گئی ہے۔ حیات دنیا کا متاع ہے۔ یعنی وہ زندگی جو ادنیٰ ہے۔ اس کے قائم رکھنے کے لئے یہ چیزیں اسباب ہیں۔ اور یہ ادنیٰ زندگی کیا بلحاظ اپنے دائرہ تاثیر اور کمیت کے اور کیا بلحاظ زمانے کے نہایت ہی محدود اور ادنی ہے۔ اور یہ فرد بشر کی اپنی ذاتی زندگی ہے۔ جو ہر پہلو سے ادنیٰ ہے۔ جیسا کہ میں ابھی بیان کر آیا ہوں۔

اسی حیات دنیا کے متعلق قرآن مجید ایک اور جگہ فرماتا ہے:۔ المال والبنون زینۃ الحیاۃ الدنیا والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا ۔ (سورہ کہف) یعنی مال اور بیٹے حیات دنیا کی زینت ہیں۔ مال اسلئے کہ وہ انسان کی فردانہ زندگی کو جب تک وہ خود ہے۔ احسن طور پر قائم رکھ سکتا ہے۔ اور بیٹے اس لئے کہ وہ اس کی حیات فردی کو دوسری صورتوں اور شکلوں میں منتقل کر کے زمانہ مستقبل میں بھی جاری رکھ سکتے ہیں۔ یہ فردی زندگی جس کا دار و مدار مال و بنون پر ہے حیات دنیا ہے۔ اور حیات دنیا کی ساری کی ساری پونجی اور زینت یہی دو چیزیں ہیں۔ ان ہی کے ذریعہ سے وہ قائم رہ سکتی ہے۔ اور انہیں کے ذریعہ سے وہ سنور سکتی ہے۔ مگر ان دونو کو بقا نہیں۔ بلکہ یہ زائل ہونیوالی چیزیں ہیں۔ اور رب العباد کے نزدیک انکی کوئی اہمیت نہیں۔ بجز اس کے کہ وہ ایک اور زندگی کے لئے ممد ہو سکتی ہے۔ لیکن اس حیات دنیا سے بڑھکر ایک اور بہتر شے ہے۔ جسمیں دو خاصیتیں ہیں۔ وہ باقی رہنے والی ہے۔ اور صالح ہے۔ یعنی اپنی ذاتی صلاحیت سے اس لائق ہے۔ کہ انسان اسکو اختیار کرے۔ وہ کیا باعتبار اس کے کہ اس کا ثواب یعنی اچھا نتیجہ خود انسان کی اپنی ہی ذات کی طرف لوٹتا ہے اور کیا باعتبار اس کے کہ اس کی تاثیرات کا دائرہ نہ صرف موجودہ زمانہ تک محدود رہتا ہے۔ بلکہ دور دراز زمانے تک آمال یعنی امیدوں کی صورت میں ممتد چلا جاتا ہے۔ بہتر ہے۔ والباقیات الصالحات خیر عند ربک ثوابا وخیر املا ۔ عربی علم بیان و بلاغت کی رو سے یہ جملہ قاعدہ کلیہ کے طور پر ہے اسکے معنے یہ ہیں کہ تمام کی تمام وہ باتیں جو باقی رہنے والی ہیں۔ اور اپنی صلاحیت کی وجہ سے اس لائق ہیں کہ انسان انکو اختیار کرے۔ تیرے رب کے نزدیک بہتر ہیں۔ اسلئے کہ ان کے نتیجے اچھے ہیں۔ اور اس لئے کہ وہ ہمیشہ روز افزوں ترقی کی ڈھارس باندھے رکھتی ہیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ متاع حیات دنیا کے مقابل میں وہ کیا چیز ہے۔ کہ جو اپنی ذات میں ثابت حقیقت رکھتی ہے۔ جو باقی ہے بقائے حیات کیلئے صالح ہے۔ ثواب اور امل کے لحاظ سے بہتر ہے۔ وہ وہ اخلاق اور اعمال صالح ہیں۔ جو حیات اجتماعیہ کو پیدا کر کے اس کو احسن صورت پر قائم رکھتے ہیں۔ اگر ہم یہاں حیات الدنیا سے مراد انسان کی حیات فردیہ لیں۔ جس کا کہ متاع مال و بنون ہیں۔ تو اس حیات فردیہ کے مقابل میں جو زندگی کہ انسان کیلئے بہتر زندگی ہے وہ زندگی ہے۔ جس کو حیات اجتماعیہ سے موسوم کیا جاتا ہے کیونکہ جیسا کہ میں ابھی واضح کر چکا ہوں۔ حیات فردیہ حیات اجتماعیہ میں آکر باقی رہنے والی شے ہو جاتی ہے اور صلاحیت کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ اسلئے مذکورہ بالا آیت کے یہ معنے ہونگے۔ کہ مال اور بنون حیات دنیا کی زینت اسی صورت میں ہو سکتے ہیں۔ جب وہ الباقیات الصالحات الخ کے قاعدہ کلیہ کے ماتحت آجائیں۔ اور وہ اس کے ماتحت تب ہی آسکتے ہیں۔ جب وہ دونو نہ صرف حیات فردیہ کو قائم رکھیں۔ بلکہ حیات اجتماعیہ میں اس طرح تصرف کریں۔ کہ ان کا اثر اجتماعی روابط کے قائم کرنے اور زندگی کی اجتماعی حرکت کو ایک وسیع پیمانے پر پھیلنے اور بڑھنے میں ممد و معاون ہوں۔ ان معنوں کی تائید مذکورہ بالا آیت سے پہلے کی آیت کرتی ہے۔ جو یوں ہے:۔ واضرب لھم مثل الحیوۃ الدنیا کماء انزلناہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض فاصبح ھشیما تذروہ الریاح و کان اللہ علی کل شیء مقتدرا (سورۃ الکہف) یعنی ان کو حیات الدنیا کی مثال دو اور کہو کہ وہ پانی کی طرح ہے۔ جو آسمان سے نازل ہوا۔ اور جس کا مقصد یہ تھا کہ زمین کے اندر کی پوشیدہ زندگیاں نمودار ہوں۔ اور اس کی روئیدگیاں بڑھیں اور پھولیں اور پھلیں اور پھیلیں۔ لیکن بجائے اس کے نبات الارض (زمین کی روئیدگیاں) حیات الدنیا کے پانی سے بقا اور نمو اور پھیلاؤ کی صلاحیت پیدا کریں۔ وہ اس کے ذریعہ سے (اختلط بہ) بگڑ گئی ہیں۔ اور ایسی بوسیدہ بھوسے کی طرح ہو گئی ہیں۔ جس کو ہوائیں اِدھر اُدھر اُڑائے اُڑائے پھرتی ہیں۔ وکان اللہ علی کل شیء مقتدرا ۔ اللہ تعالیٰ تو ہر ایک شے پر اقتدار رکھتا ہے) یعنی جب کسی قوم کی حیات الدنیا کی یہ حالت ہو جائے کہ وہ بجائے اس کے کہ زندگی کا باعث ہو۔ فساد کا باعث ہو جاتی ہے تب خدا تعالیٰ اس قوم کو تباہ کر دیتا ہے۔ اس کو ملیامیٹ کر دیتا ہے۔

اس آیت کے بعد فرمایا:۔ المال والبنون زینۃ الحیاۃ الدنیا والباقیات الصالحات عند ربک ثوابا وخیر املا

یعنی مال و بنون حیات الدنیا کی زینت ہیں۔ اور بقاء و صلاحیت کی خاصیت رکھنے والے اُمور تیرے رب کے نزدیک باعتبار اپنے ثواب و امل کے ہر حالت میں بہتر ہوا کرتے ہیں۔

اب ان تین مندرجہ بالا آیتوں میں حیات الدنیا کا تین مختلف پہلوؤں سے ذکر آیا ہے۔ ایک یہ ... حیا [illegible] کا تین مختلف پہلوؤں سے [illegible] ایک یہ کہ حیات الدنیا کا متاع انسان کے نفس میں وہ شہوات ہیں۔ جو اس کو اپنے وجود کے بقا کے لئے کھانے پینے اور دیگر سامان زندگی مہیا کرنے کے لئے تحریک کرتے ہیں۔ مال اس کے اپنے وجود کو موجودہ صورت میں اور بنون یعنی بیٹے اس کی ذات بشریت کو آئندہ زمانے میں قائم رکھتے ہیں۔ اور ان دونوں کے مناسب حال شہوات انسان میں پیدا کی گئی ہیں۔

دوسرے حیات الدنیا کے متعلق یہ فرمایا کہ وہ اس آب حیات کی طرح ہے جو آسمان سے نازل ہوتا ہے اور جس کا مقصد یہ ہے۔ کہ وہ کسی دوسری چیز کو زندہ رکھے۔ لیکن انسان بجائے اس کے کہ اس سے زندگی حاصل کرے۔ اس سے اپنی موت کا سامان تیار کرتا ہے۔

تیسرا یہ کہ مال و بنون حیات دنیا کیلئے زینت کے طور پر ہیں۔ لیکن اسی صورت میں کہ جب یہ بقا اور صلاحیت کی صفت اختیار کرلیں ٭

قرآن مجید کی ان آیات سے رہبری پاتے ہوئے میں چاہتا ہوں کہ فردانہ زندگی یا فردیت یا ذاتیت یا نفسانیت کے الفاظ کو چھوڑ کر حیات الدنیا کے لفظ کو اپنے مضمون میں استعمال کروں۔ کیونکہ یہ اپنے معنوں کے لحاظ سے ایک جامع کلمہ ہے۔ اس جگہ میں یہ کہہ دینا بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ دنیا کے مذاہب میں سے اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جس نے حیات دنیا کی حقیقت پر روشنی ڈالی ہے۔ اور اس کی کما حقہٗ تعریف کی ہے۔ دوسری مذاہب کی طرح اس نے اسے حقارت سے نہیں دیکھا۔ اسے نظر انداز نہیں کیا۔ بلکہ اس کو ایک عظیم الشان اہمیت دی ہے اسے آب حیات ٹھیرایا ہے۔ جو ایک عظیم الشان زندگی کی آب پاشی کرتا ہے۔ ہاں بعض جگہ قرآن مجید نے اس کی مذمت بھی کی ہے۔ اور وہ صرف اسی وقت جب انسان اسے اپنا مقصد اعلیٰ سمجھ لیتا ہے۔ اور اس کے قائم رکھنے میں ہوا و ہوس کے تابع ہوتا ہوا حد سے زیادہ بڑھ جاتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید فرماتا ہے۔ واصبر نفسک مع الذین یدعون ربھم بالغداۃ والعشی یریدون وجھہ ولا تعد عیناک عنھم۔ ترید زینۃ الحیوۃ الدنیا ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا واتبع ھواہ وکان امرہ فرطا (سورہ کہف ۵)

اس آیت کے نشان شدہ حصے کا ماحصل یہ ہے کہ ایسا نہ ہو۔ کہ حیات دنیا کی زینت ہی تمہاری ساری مراد ہو جائے۔ اور تم دنیا کی محبت میں منہمک ہو کر اس جماعت سے غافل ہو جاؤ۔ جو اپنے رب کی محبت و رضا کے جویاں ہیں۔ اور ایسے لوگوں کے پیچھے لگ جاؤ جن کے دل ذکر الٰہی سے غافل ہیں۔ اور اپنی ہوا و ہوس کے تابع ہیں۔ اور ان کے تمام کام حد اعتدال سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ قرآن مجید نے حیاتِ دنیا کو اسی حالت میں مذموم ٹھہرایا ہے۔ کہ جب انسان اسے مقصود اعلیٰ سمجھ لیتا ہے۔ اور اس کے قائم رکھنے میں حد اعتدال سے گذر کر افراط و تفریط میں پڑ جاتا۔ اور مقصود اصلی کو بھول جاتا ہے۔ میں ابھی بتلا چکا ہوں کہ جونہی کہ حیات فردیہ انسان کا مقصد وحید بن جاتا ہے۔ اور وہ اس زندگی کی خواہشات کے پورا کرنے میں سراسر مستغرق ہو جاتا ہے۔ تو حیات اجتماعیہ بالکل مفقود ہو جاتی ہے۔ جماعت کے آپس کے حقوق اور تعلقات خطرے میں پڑ جاتے ہیں۔ اور وہ اخلاق جو کہ اجتماع کے شیرازے کو مضبوط رکھنے کے لئے نہایت ہی ضروری ہیں۔ اول تو ظاہر ہی نہیں ہوتے۔ اور اگر ہوں بھی تو بجائے اس کے کہ مفید صورت اختیار کریں۔ مضر اور خطرناک ہوتے ہیں ٭

کیونکہ جب انسان کی نظر اپنی ذاتِ فردانہ کی پرورش اور بود و باش میں ہی منحصر ہوتی ہے۔ تو ضرور ہے کہ وہ اجتماعی ضروریات کو نظر انداز کر دے۔ اور اس کے پیش نظر صرف ایک منڈور فردیت ہی فردیت رہ جائے اور اس کے ساتھ وہ اخلاق جو انسان کی اجتماعی تقاضا کے ماتحت صادر ہونے تھے۔ بالکل صادر نہیں ہوتے اور آپ جانتے ہیں کہ اخلاق نظام اجتماعی کے لئے بطور قوائے ضروریہ کے ہوتے ہیں۔ اور ان کے معدوم ہو جانے سے مراد یہ ہے کہ اجتماع کا سارا تار و پود بکھر جائے۔ نہیں حیات فردیہ کو مقدم کرنے میں اخلاق صرف مفقود ہی نہیں ہوتے۔ بلکہ وہ بگڑ جاتے ہیں۔ اور اخلاق کا بگاڑ اجتماع کے رگ و ریشہ میں سرایت کر کے اسے ایک بیمار کی طرح ہر قسم کے امراض کا نشانہ بنا دیتا ہے ٭

احمدی خواتین کی توجہ کے قابل

ذیل کا مختصر سا خط ہمیں ایک احمدی خاتون کی طرف سے موصول ہوا ہے۔ اگرچہ اس کا جواب کوئی مشکل نہیں لیکن ہم چاہتے ہیں۔ احمدی خواتین ہی اس پر روشنی ڈالیں اور بتائیں کہ اپنے دائرہ کے اندر خدمات دین بجا لانے میں غفلت اختیار کرنے کی کیا وجوہات ہیں۔ اور کیا کیا مشکلات ان کے راستہ میں حائل ہیں۔ اگر خواتین نے اس طرف توجہ کی تو امید ہے کہ کسی مفید نتیجہ پر پہنچ سکیں گی۔ (ایڈیٹر)

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب! السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آپ کے معزز اخبار الفضل ۳۰ جون ۲۱ء میں جو ایک نوٹ فلسطین میں یہودی عورتوں کی سرگرمیاں کے عنوان پر شائع ہوا ہے۔ میری نظر سے گذرا۔ میں نے جتنی بار اس کو پڑھا لرزی۔ اس سبب سے نہیں کہ پاک زمین پر مغضوب قوم کی عورتیں اپنے قومی قبضہ کی جد و جہد میں سر توڑ کوشش کر رہی ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ ہم جو منعم علیہ میں شمار ہیں۔ کیوں کانوں میں روئی ڈالے۔ دنیا اور مافیہا سے غافل ہیں۔ کیا جناب اس بات کے سمجھنے کے لئے میری راہ نمائی کرنی مناسب خیال فرمائیں گے ٭

عاجزہ بنت سید پیر حاجی محمد ہیڈ معلمہ رحمہ گرلز سکول ہوشیار پور

قصیدہ

در مدح حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

(از جناب محمد احمد صاحب بی اے لاہور)

اے دعائے امام کی تاثیر
اے سہانے کے خواب کی تعبیر

حسن و احسان میں تو ہے کس کی نظیر
یعنی کس کی ہے ہو بہو تصویر

حق نے بھیجے خلیل و اسمٰعیل
کعبۂ دل کی تاکریں تعمیر

دل کو تھا آذری صنم خانہ
ہو بلند اس میں نعرۂ تکبیر

حال میں منعکس ہوا ماضی
نور اسلام تا ہو عالمگیر

ہوئے مبعوث احمدؐ لولاک
کنز مخفی ہوا ظہور پذیر

تھا ثریا پہ شاہد ایماں
پھر دلوں میں اسے کیا جاگیر

اولین آخریں ہوئے ملحق
ہوئی تقدیم ہمرہ تاخیر

لطف حق سے ہیں حضرت عیسیٰؑ
راحت افروز وادی کشمیر

پر ابھی آسماں کو تکتے ہیں
جو زمیں پر لکیر کے ہیں فقیر

تا کجا طول رشتۂ امید
بیوفائے کہن ہے چرخ پیر

ہے نبوت خدا کی اک تقدیر
اور خلافت ہے ایزدی تدبیر

حبذا احمدؐ اور خبر محمود
ایک مرجع ہے ایک اسکی ضمیر

سر پہ نصرت ہے دل میں فرش قدم
حق نے سمجھا تجھے ہے تاج و سریر

تیرے قبضے میں ایک تیغ دو دم
حسن تقریر و خوبیٔ تحریر

بولنے والے دیکھے بھالے ہیں
کوئی لائے کہاں سے یہ تاثیر

لکھنے والے بھی جانچے تولے ہیں
اپنی نظروں میں پر سبھی ہیں حقیر

بہ گیا دل پگھل کے آنکھوں سے
حبذا سوز و گرمیٔ تقریر

رہ گیا ہاتھ مل کے دشمن بد
مرحبا زور و شوخیٔ تحریر

تیرا ہر لفظ ہو گیا گویا
آیت تزکیہ کی اک تفسیر

قلب خالص ہو تیرے پرتو سے
تیری صحبت ہے روکش اکسیر

شہسوار مجال علم و عمل
ملک دل تو نے کر لیا تسخیر

عہد تیرا ہے عہد فضل عمرؓ
دین اسلام کی ہوئی تشہیر

یورپ امریکہ اور افریقہ
حق کا پیغام لے گئے ہیں سفیر

پہنچے دنیا میں غازی تبلیغ
جاری ہر سو ہوا جہاد کبیر

پھیلا اسلام ہے بزور تیغ
شور برپا کیا گئے جو شریر

غیرت حق بھی جوش میں آئی
مل رہی جرم کی انہیں تعزیر

تیرے دم میں ہے عیسوی اعجاز
اور قلم میں ہے برشش شمشیر

زور بازوئے قدرت حق نے
اک جواں کو کیا جہاں کا پیر

مدح سے تیری ذات مستغنی
ہاں یہ ہے عرض حال کی تدبیر

غرق خجلت ہوں لٹ کے غفلت پر
ایک قطرہ نہیں مری توقیر

منہ گریبان میں گر کبھی ڈالا
شرمساری ہوئی گریبان گیر

چشم گریاں و سینۂ بریاں
آہ سوزاں و نالۂ شبگیر

ہے یہ لے دے کے کائنات مری
میں سراپا ہوں درد کی تصویر

ہے دعا تیری اپنی جاں کی سپر
اس کے آگے چلے نہ تیغ نہ تیر

نہ عمل ہے نہ علم ہے مجھ میں
مجھ پہ روتی ہے خود مری تقصیر

حق میں عاصی کے کر دعائے خیر
اے دعا تیری کیمیا تاثیر

خاک افتادہ ہو جائے پاک و بلند
یعنی ذرہ ہو رشک مہر منیر

نفس امارہ مطمئنہ ہو
فیل بدخو ہو بستۂ زنجیر

مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ
مجھ کو یکساں ہو رب قلیل و کثیر

رنج امروز نے غم فردا
فکر ایام ہو نہ دامنگیر

دل بہائے تو جاں فدا کیجئے تو
تجھ پہ قربان سب صغیر و کبیر

قلب مضطر نہیں جو پہلو میں
ہو گا فتراک میں ترے نخچیر

تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

یہ سکول اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے قدموں پر آپ کھڑا ہوتا جاتا ہے۔ اور اپنا خرچ قریباً قریباً آپ نکالتا جاتا ہے۔ اس وقت سرکاری امداد ماہوار سات سو ستائیس روپے ہے۔ اور اتنی ہی آمدنی قریباً فیسوں سے ہو جاتی ہے۔ گویا کل آمدنی سکول کی سرکاری امداد اور فیسیں ملا کر ایک ہزار چار سو روپے ماہوار کے قریب ہے۔ اور خرچ ماہواری قریباً ساڑھے سولہ سو کے قریب ہے۔ اس طرح سے مدرسہ گویا تین چوتھائی سے زیادہ خرچ اپنا آپ نکال لیتا ہے۔ اور ہائی سکول کا خرچ قریباً قریباً جماعت کے ذمہ نہیں رہا۔ الحمد للہ علی ذالک کہ کم از کم ایک صیغہ ایسا ہو گیا ہے۔ جو جماعت پر موجب بوجھ نہیں۔ اب اس شکر گذاری کے صلہ میں جماعت کو چاہئے کہ وہ اپنے بچوں کو یہاں بھیجیں۔ کیونکہ جو فیس بچوں کو قادیان سے باہر دینی پڑتی ہے اس کی تین چوتھائی قادیان [illegible] پڑیگی۔ کھانا اور کپڑا وہ گھر میں بھی لیتے ہیں۔ یہاں بھی وہی خرچ ہے۔ امید ہے۔ احباب ہائی سکول کی طرف توجہ فرما دینگے۔ والسلام

خاکسار محمد دین ۔ مینیجر ہائی سکول قادیان

حضرت امام مہدی علیہ السلام کا انتظار

الفضل کے کالموں میں متعدد مرتبہ شائع ہو چکا ہے کہ اسوقت مسلمان کیسی بے چینی اور بے قراری کے ساتھ حضرت امام مہدی کی آمد کا انتظار کر رہے ہیں۔ اور اپنی حالت زار کو کس طرح ان کا محتاج بیان کرتے ہیں اس کے متعلق میں بھی السید غفور شاہ صاحب الحساجی الوارثی کی کتاب "خون حرمین" سے ایک حوالہ ناظرین کے ملاحظہ کے لئے پیش کرتا ہوں۔ مولوی صاحب اسلام کی تباہی اور بربادی کا حال حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور عرض کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں :-

"خدارا ایسی نازک اور بے بسی کی حالت میں اپنے نام لیواؤں پر رحم کرتے ہوئے امام آخر الزمان علیہ السلام کو جلدی بھیجئے۔ تاکہ ضعیف الایمان امت کے ایمان و ایقان میں پھر بالیدگی روح پیدا ہو۔ اور ضلالت کا فقدان ہو۔ یا رسول اللہ! اب علل و اسباب کا ظاہری سہارا جاتا رہا۔ قویٰ بیکار ہو گئے۔ ہمتیں پست ہو گئیں۔ خونخواران تثلیث نے انکو قعر ذلت میں اس طرح دھکیل دیا۔ کہ اب پھر ابھرنے کی صورت نظر نہیں آتی۔ اے نبی اللہ! یہ بتائے کہ شکستہ دل اور زخموں سے چور امت اپنے درد کی دوا کہاں پائیگی۔ اور کیونکر امام موعود علیہ السلام کے حضور میں اپنی فریاد پہونچائیگی۔ اب دل کے زخم کی ٹیس اور سوزش ناقابل اظہار ہے" (صفحہ ۴۷ ایڈیشن سوم)

یہ التجا شاہ صاحب نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کی ہے۔ مگر میں ان کو اور ان کے تمام ہم خیالوں کو یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ یہ آرزو کبھی پوری نہ ہوگی۔ کیونکہ وہ امام موعود" خدا تعالیٰ کے نشانوں اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ علامتوں کے مطابق اپنے وقت پر آگیا اور اپنی قوت قدسیہ سے ایک ایسی جماعت مومنین کی تیار کر گیا۔ جس کا ایمان خدا تعالیٰ کی ذات اور اس کے وعدوں پر ایسا پختہ ہے کہ بڑی سے بڑی مصیبت اور ابتلا بھی اس کے قدم کو پیچھے نہیں ہٹا سکتے۔ بلکہ وہ آگے ہی آگے بڑھ رہی ہے۔ اور ضلالت کا فقدان نہ صرف ہندوستان بلکہ انگلستان، امریکہ، افریقہ، ماریشس وغیرہ دور دراز ممالک میں خدا کے فضل سے کر رہی ہے اسوقت جبکہ "علل و اسباب کا ظاہری سہارا جاتا رہا تھا" اس امام آخر الزمان کی تیار کی ہوئی جماعت خدا کے فضل و کرم پر بھروسہ کر کے اٹھی اور دنیا کو دکھا دیا کہ خدا تعالیٰ کے وعدے اور اسکی نصرت ہر میدان میں اس کی دستگیر ہے۔ اسنے دنیا کو بتا دیا کہ "خونخواران تثلیث" جنہوں نے مسلمانوں کو "قعر ذلت میں اسطرح دھکیل دیا تھا کہ انہیں پھر ابھرنے کی صورت نظر نہیں آتی تھی" اس امام کی تیار کردہ جماعت کے آگے انکی کوئی حقیقت نہیں۔ میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ "شکستہ دل اور زخموں سے چور امت اپنے درد کی دوا" قادیان اور صرف قادیان کی مقدس زمین میں پائیگی۔ جہاں کہ خدا کے مسیح اور امام موعود کا مقدس جانشین خدا تعالیٰ اور حضرت نبی کریم کے بتائے ہوئے اصول کے مطابق گم گشتگان راہ ہدایت کو صراط مستقیم کی طرف رہنمائی کر رہا ہے۔ اور لاکھوں انسانوں کو اسلام کے صاف اور شیریں چشمہ سے سیراب کر رہا ہے۔ پس اگر آپ اپنے دل میں اسلام کی ترقی کیلئے حقیقی اور سچی تڑپ رکھتے ہیں تو اس مطہر اور برگزیدہ انسان کی غلامی میں داخل ہو کر اس جماعت میں داخل ہو کر جو اللہ تعالیٰ کے منشاء اور ارادہ کے ماتحت قائم ہوئی ہے۔ خدمت اسلام کیجئے تاکہ آپکو آپکی کوششوں اور محنتوں کا پھل خاطر خواہ ملے۔ اور آپ اپنی آنکھ سے باغ اسلام کو پھولتا پھلتا دیکھیں۔ ورنہ یوں آہ و فغاں کرنے اور واویلا مچانے سے نہ تو آپکے خیالی "امام موعود" آئینگے اور نہ اسلام تر و تازہ ہو گا۔ و آخر دعونا ان الحمد للہ رب العالمین ٭

خاکسار الطاف حسین احمدی

گورنمنٹ لیڈر در کنگ سکول میرٹھ

ایک ضروری اعلان

قادیان میں سکنی زمین لینے والے توجہ فرماویں

میں اس اعلان کے ذریعہ تین قسم کے احباب کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں:۔

اوّل وہ احباب:۔ جو قادیان میں سکنی زمین لینا چاہتے ہیں۔ انکو اطلاع دیجاتی ہے کہ چونکہ اب بفضلہ تعالیٰ قادیان کی آبادی بہت ترقی کر رہی ہے۔ اسلئے اس بات کی مستقل ضرورت پیش آرہی ہے کہ نئی آبادی کے متعلق ایک کمیٹی بنا دی جائے جو نئی آبادی کا نقشہ سڑکوں اور گلیوں کی تقسیم بازاروں اور چوکوں کا تعین مساجد اور کنوؤں کی جگہ کا تقرر نالیوں اور پانی کے بہاؤ کا فیصلہ کریں۔ اور اپنی زیر نگرانی نئی آبادی کو چلائیں۔ اب تک یہ کام سرسری طور پر ہماری معرفت ہوتا رہا ہے۔ لیکن کام چونکہ بہت بڑھ گیا ہے اور پیچیدہ ہو رہا ہے۔ اسلئے ایک سب کمیٹی کا بنایا جانا نہایت ضروری ہے۔ اس کمیٹی میں ایک اوورسیر ایک ڈاکٹر اور ایک تجارت پیشہ صاحب بھی ہونگے۔ اسلئے ضروری ہے کہ اب ایک عرصہ تک جب تک ان امور کا تصفیہ نہ ہو جائے۔ آیندہ فروخت اراضی کا کام روک دیا جائے۔ لیکن چونکہ کچھ زمین جس کا نقشہ تجویز ہو چکا ہے۔ ابھی قابل فروخت باقی ہے۔ اور بعض احباب بہت جلد زمین خریدنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اسلئے بذریعہ اعلان ہذا ان کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بہت جلد اپنی درخواستیں معہ رقبہ مطلوبہ وقیمت ارسال فرما دیں۔ اس موجودہ رقبہ کے ختم ہو جانے کے بعد جب تک نیا انتظام نہ ہو جائے۔ زمین نہیں مل سکیگی۔ نیز یہ یاد رکھیں کہ محض درخواست پر زمین نامزد نہیں کی جا سکتی۔ پوری قیمت ساتھ آنی چاہیئے۔ قیمت محلہ دار الفضل میں ساڑھے بارہ روپیہ فی مرلہ اندرون محلہ اور پندرہ روپیہ فی مرلہ برلب سڑک کلاں جو موضع کھارہ کو جاتی ہے۔ اور اگر کسی صاحب نے سالم کا سالم کھیت لینا ہو اور اپنی مرضی کے مطابق راستے چھوڑنے ہوں تو دس روپیہ فی مرلہ قیمت ہوگی۔ محلہ دار الرحمت میں احمدیہ سٹور کے پاس یعنی قادیان کی آبادی کے بالکل قریب جب موقعہ فی مرلہ ۳۰، و ۳۵، و ۲۵، و ۱۷، روپیہ۔

دوم وہ احباب:۔ جو زمین لینا کر چکے ہیں۔ لیکن ابھی انہوں نے پوری قیمت ادا نہیں کی۔ انکو اطلاع دیجاتی ہے کہ جیسا کہ کئی دفعہ اعلان ہو چکا ہے۔ اور بذریعہ خطوط بھی اطلاع دی جا چکی ہے۔ جب تک پوری قیمت وصول نہ ہو جائے۔ کوئی ٹکڑا کسی صاحب کے واسطے روکا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ اس سے شکایت پیدا ہوتی ہے۔ پس اگر وہ زمین لینا چاہتے ہیں تو فوراً اپنی اپنی بقیہ قیمت ادا فرما دیں ورنہ مطلع رہیں کہ آج کی تاریخ یعنی ۲۸ جون ۱۹۲۱ء سے ایک ماہ کے بعد ان کا کوئی حق نہیں رہیگا۔ اور زمین دوسرے درخواست کنندگان کو دیدی جائیگی۔ براہ مہربانی اس قاعدہ سے کوئی صاحب اپنے آپ کو مستثنےٰ تصور نہ فرماویں۔

سوم وہ احباب:۔ جو زمین لے چکے ہیں۔ اور قیمت بھی پوری ادا فرما چکے ہیں۔ لیکن تاحال انہوں نے مکان نہیں بنایا۔ انکی خدمت میں لکھا جاتا ہے کہ ان کا زمین خرید کر مکان نہ بنانا کئی طرح سے نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے۔ اوّل دور دور مکانات ہونے کی وجہ سے کہ درمیان میں جگہ خالی رہتی ہے۔ اور الگ الگ مکان بن رہے ہیں آئے دن چوری کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اور منتشر آبادی کی وجہ سے حفاظت کا انتظام بھی مشکل ہو رہا ہے۔ دوسرے جب کوئی نیا مکان بنتا ہے تو چونکہ اس کی جگہ کے تعین کے لئے دور سے نشان نکلوا کر لانا پڑتا ہے۔ اس لئے بسا اوقات غلطی ہو جاتی ہے۔ اور سارا نقشہ خراب ہو جاتا ہے۔ سوم موجودہ صورت منظر کے لحاظ سے بھی نہایت بدنما ہے۔ اسلئے ایسے احباب کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اپنی خالی زمینوں میں جلد مکانات تعمیر کروا دیں۔ اخراجات تعمیر دن بدن گراں ہو رہے ہیں۔ اور اگر کچھ توقف ہو تو کم از کم اتنا تو ضرور کروا دیا جائے۔ کہ اپنی جگہ کی چار دیواری کھچوا دی جائے اور اس کے بعد جلد مکان بنوا لیا جائے۔ ورنہ نظارت امور عامہ کو انتظامی طور پر اس کے متعلق کوئی کارروائی کرنی پڑیگی۔ کیونکہ موجودہ صورت بہت تکلیف دہ ہے۔ اور آیندہ زمین خریدنے والے بھی نوٹ فرما لیں کہ صرف ان احباب کو زمین دی جائیگی۔ جنہوں نے جلد مکان تعمیر کرانا ہو۔

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد قادیان

ہندوستان کی خبریں

کوہ ایورسٹ کی مہم۔ شملہ ۱۹ جولائی۔ کوہ ایورسٹ کی مہم کے اراکین ۱۹ جولائی کو تنگری میں پہنچے۔ مسٹر ہمیر الڈرین علیل ہو گئے۔ کوہ ایورسٹ کے شمالی مغربی حصے کو پہاڑی لوگ دریافت کر رہے ہیں۔ اور مہم کے بقیہ اراکین مغربی سمت میں سیاحت کر رہے ہیں۔

مجوزہ وفد شیعہ عراق کی نسبت گورنمنٹ کا جواب چیف سکرٹری صوبجات متحدہ نے جنرل سکرٹری انجمن خدام عتبات عالیات لکھنؤ کو مجوزہ وفد عراق کی نسبت جواب دیا ہے کہ چونکہ یہ وفد ایسے اشخاص پر مشتمل ہے جو ممالک متحدہ کے باشندے نہیں۔ اسلئے اسکی روانگی کے متعلق گورنمنٹ ہند سے بالواسطہ درخواست کرنی چاہیئے۔

امروہہ کا ریلوے حادثہ:۔ امروہہ کے حادثہ ریل میں جو لاشیں دستیاب ہوئی ہیں ان کی تعداد چالیس بتائی گئی ہے۔ انجنیروں نے دریا میں سے ایک نہر کاٹ دی ہے اب ریلوے ٹرین کے دو ڈبے دیکھے جا سکتے ہیں۔ لیکن انجن کا کوئی نشان نہیں معلوم ہوتا۔ چونکہ وہ سنٹر ٹن کا تھا اسلئے بہت گہرائی میں چلا گیا ہے۔

تشدد آمیز قوانین کی کمیٹی:۔ شملہ ۲۱ جولائی:۔ تشدد آمیز قوانین کی کمیٹی نے زیر صدارت ڈاکٹر سپرو کارروائی شروع کر دی ہے۔ سرجان مینارڈ گواہی دے چکے ہیں۔ کمیٹی میں تین سرکاری اور سات غیر سرکاری ممبران ہیں۔ یہ کمیٹی تیرہ تشدد آمیز قوانین کے متعلق تحقیقات کرے گی۔ شہادت کیلئے بعض قوم پرستوں اور مقتدر افسران کو بھی بلایا گیا ہے۔

اسلامک نیوز کا ہند میں داخلہ بند:۔ شملہ ۲۲ جولائی حکومت ہند نے بحری چونگی کے قانون کی رو سے "اسلامک نیوز" کا داخلہ ہندوستان میں ممنوع قرار دیا ہے۔

قانون امتناع مجالس باغیانہ ہٹا دیا گیا گورنمنٹ پنجاب کا ایک اعلان مظہر ہے کہ ۲۵ جولائی سے اضلاع لاہور، شیخوپورہ، امرتسر میں قانون امتناع مجالس باغیانہ منسوخ کر دیا گیا۔ ۲۲ جولائی کو یہ قانون جالندھر میں منسوخ کیا گیا۔ حکومت پنجاب نے یہ توقع ظاہر کی ہے کہ لوگوں کے معاملہ فہمی کے باعث آئندہ اس قانون کے اجراء کی ضرورت پیش نہیں آئیگی۔

جھیری کے متعلق سرکاری اطلاع:۔ ریاست دھولپور کے جوڈیشل ممبر کا اعلان مظہر ہے کہ راجستھان۔ اجمیر۔ راجپوت سبھا وغیرہ کی شائع کردہ اکثر خبریں پر از مبالغہ اور خلاف واقعہ اور جھوٹی ہیں۔ دراصل ریاست نے ان لوگوں کی سزا دہی کیلئے کارروائی کی ہے جنہوں نے سالہا سال سے قتل و غارت کا بازار گرم کر رکھا تھا ریاست نے نہ انگریزی فوج بلائی نہ ہوائی جہاز۔ ریاست کی فوج میں ہیضہ پھوٹنے کی خبر بھی غلط ہے۔

ولیعہد ایران کلکتہ میں:۔ کلکتہ ۲۴ جولائی ہز رائل ہائینس ولیعہد ایران گذشتہ جمعہ کو کلکتہ میں داخل ہوئے آپ کا قیام گرانٹ ہوٹل میں ہے۔

چھاؤنیوں کے باشندوں کا وفد:۔ ۲۰ جولائی کو شملہ میں کنٹونمنٹ کی آبادی کی ایسوسی ایشن کا ایک وفد ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف افواج ہند کی خدمت میں باریاب ہوا اور اپنی شکایات و معروضات پیش کیں۔ وفد کو کمانڈر انچیف کے جواب سے اطمینان نہیں ہوا ہے اب اسکا قانونی چارہ جوئی کرنے کا ارادہ ہے۔

شہزادہ ولیعہد کے چیف سکرٹری:۔ شملہ ۲۰ جولائی اگست کے پہلے ہفتہ میں مسٹر مانٹگمری جو شاہزادہ کے چیف سکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔ لندن روانہ ہو جائینگے تاکہ وہاں پہنچکر شاہزادہ موصوف کی تشریف آوری کا انتظام کریں

ریلوے کلرک اور چپراسی کا قتل بمبئی ۲۰ جولائی ایک ریلوے کلرک چپراسی کے ساتھ نقدی کا صندوق لیکر بمبئی سے بدھ کے روز روانہ ہوا آدھی رات تک وہ دونوں ریل گاڑی کے کمرے میں زندہ موجود تھے مگر صبح کو جب گاڑی بھورا سٹیشن پر پہنچی تو دونوں مردہ پائے گئے

بمبئی میں لازمی ابتدائی تعلیم:۔ بمبئی ۱۲ جولائی تین سال ہوئے کہ بمبئی کی مجلس وضع قوانین نے لازمی تعلیم کا قانون پاس کیا تھا جس میں میونسپلٹیوں کو اپنے حلقہ میں لازمی تعلیم دینے کا اختیار دیا تھا۔ اور نصف خرچ کا ذمہ گورنمنٹ نے لیا تھا لیکن بجز چند میونسپلٹیوں کے باقی نے ادھر توجہ نہیں کی اسلئے گورنمنٹ نے لازمی ابتدائی تعلیم کا قانون بنانے سے پہلے ایک کمیٹی تحقیقات مقرر کی ہے جو معلوم کریگی کہ شہری لوگ کہاں تک آمادہ ہیں۔

سرحد پر زبردست لڑائی:۔ شملہ:۔ ۱۷ جولائی کو چکملائی سے مغرب کیطرف حیدری کاچ جانیوالا ایک دستہ [illegible] میں روک لیا گیا۔ غنیم عبدلائی اور جلال خیل کے ایک سو آدمی تھے۔ جو راہ کے دونوں جانب تھے۔ اسلئے دونوں جانب سے بم کی بارش اور درہ کے اندر [illegible] سے گولہ باری ہونے لگی پہلی باڑہ سے ہمارے نو آدمی ہلاک ہوئے۔ کمانڈنگ افسر اور محافظ حملہ کا جواب دیتے ہوئے مارے گئے۔ سڑکوں کے محافظ فوج دشمنوں کو ان کی کمینگاہ سے باہر نکالنے میں ناکام رہی اور توپخانہ کیلئے کوئی ایسی جگہ نہ ملی جہاں سے اسپر گولہ باری ہو سکے۔ اسلئے ہماری فوج کو چکملائی واپس آنیکا حکم دیا گیا۔ غنیم [illegible] کوئی بالفعل نہ بتلا سکا۔ ہماری طرف سے ایک برطانوی افسر ایک ڈاکٹر اور ۱۳ ہندوستانی سپاہی مقتول اور ایک برطانوی افسر اور ایک برطانوی سپاہی اور ۱۴ ہندوستانی سپاہی مجروح ہوئے۔

ایک سکھ کے مکان پر قبضہ۔ امرتسر کی خبر ہے کہ اکالیوں نے ایک سکھ کے مکان پر اس بنا پر قبضہ کر لیا ہے کہ اس مکان میں چھوٹے گورو کی شادی ہوئی تھی۔ نوبت عدالت تک پہنچ گئی ہے۔

سید حبیب ایڈیٹر "سیاست" کی گرفتاری:۔ مورخہ ۲۵ جولائی کو ڈیڑھ بجے سید حبیب صاحب ایڈیٹر سیاست زیر دفعہ ۱۲۴ الف گرفتار کر لئے گئے۔

گولی چل گئی۔ کراچی ۲۴ جولائی۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بمقام مٹیاری جو حیدرآباد سندھ سے ۱۸ میل کے فاصلہ پر واقع ہے بلوہ ہو گیا۔ بلوہ کی وجہ یہ کہی جاتی ہے کہ حامیان خلافت کی ایک مجمع کی [illegible] پر نقض امن ہوئی۔ پولیس نے گولیاں چلانی شروع کر دیں جس سے ایک شخص ہلاک اور ۱۲ زخمی ہوئے۔

ممالک غیر کی خبریں

ڈی ویلرا اور وزیر اعظم کی بے نتیجہ ملاقات
لنڈن ۱۸ جولائی - مسٹر لائڈ جارج اور ڈی ویلرا کے درمیان گفتگو بے نتیجہ ثابت ہوئی۔

مسٹر لائڈ جارج کا عزم امریکہ
مسٹر لائڈ جارج نے موسم خزاں میں امریکہ جانے کا فیصلہ کیا ہے ؛

بے تار کی تار برقی
لنڈن ۱۸ جولائی - مارکونی کی بے تار کی تار برقی کی کمپنی اعلان کرتی ہے کہ لاسلکی پیغامات کو حاصل کرنے کے جدید طریقے کے سلسلہ میں اہم ترین آزمائشیں ہو رہی ہیں لاسلکی پیغامات باوجود موسمی خرابی کے متواتر اور زیادہ تر تیز رفتار کے ساتھ بھیجے جا سکتے ہیں۔

شہزادہ ویلز جاپان جائینگے
لنڈن - ۱۹ جولائی حکومت جاپان نے سیاحت ہندوستان کے بعد جاپان آنے کے لئے پرنس آف ویلز کو باقاعدہ مدعو کیا ہے۔ حضور ۱۹۲۳ء مارچ یا اپریل میں جاپان جائینگے ؛

لائڈ جارج اور ڈی ویلرا میں دوبارہ گفتگو
لنڈن ۱۸ جولائی - مسٹر ڈی ویلرا پھر لائڈ جارج سے آج گفتگو شروع کرنیوالے ہیں۔ کل چار گھنٹے تک وزارت کا جلسہ ہوا۔ جسمیں تجاویز سوچی گئیں۔ جو مسٹر ڈی ویلرا کے پیش کی جائیگی ؛

امریکہ میں عظیم الشان آتشزدگی
لنڈن (نیوجرسی) ۲۰ جولائی - مسٹر رودا راکا ٹن ملز کمپنی کے کارخانہ میں آگ لگ گئی۔ جس سے چالیس لاکھ کا نقصان ہوا ؛

کوتاہیہ کا تخلیہ
ایتھنز ۲۰ جولائی - ایشیائے کوچک کے متعلق ایک نیم سرکاری اطلاع منظر ہے کہ ترکی چوکیوں پر مسلسل پیہم کئے جانے والے حملوں کے باعث غلبہ حاصل کیا گیا۔ اور اس طرح کوتاہیہ جس کی حفاظت کیلئے ایک سو ساٹھ توپیں نصب تھیں چار دن کی لڑائی کے بعد چار دستوں کی اجتماعی پیشقدمی کے باعث خالی کرایا گیا۔ اندازہ کیا جاتا ہے کہ تیس ہزار ترک پکڑے گئے۔

اپر سلیشیا کے باغیوں کا لیڈر پیرس میں
پیرس - ۱۹ جولائی - جنرال کورفنٹی جو اپر سلیشیا کے باغی پولش باشندوں کا لیڈر ہے پیرس پہنچ گیا ہے۔ وہاں اُسنے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ کہ اگر اتحادی اپر سلیشیا کا سوال حل کرنے کے لئے اپنا فیصلہ استقلال کے ساتھ عائد کریں تو جرمن بلا مزاحمت سر تسلیم خم کر دینگے ؛

روس کی سرحدی ریاستوں کا اتحاد
لنڈن ۱۹ جولائی - سفیر لتھوانیا نے ۱۵ جولائی کو اعلان کیا ہے۔ کہ لتھوانیا لٹویا اور استھونیا کے درمیان عہد نامہ اتحاد تیار ہو گیا ہے ؛

انگلستان میں قحط کے آثار
لنڈن ۱۹ جولائی - خشک سالی کے باعث امسال انگلستان میں فصلوں کا مستقبل بہت خراب نظر آتا ہے اجناس کے نرخ ابھی سے بڑھنے شروع ہو گئے ہیں۔

گورنمنٹ کو شکست
لنڈن ۱۹ جولائی - پارلیمنٹ میں مالی مسودہ قانون کے متعلق گورنمنٹ کے مخالفوں کی یہ تجویز منظور ہو گئی۔ کہ کارپوریشن ٹیکس سے کوآپریٹو سوسائٹیوں کو مستثنیٰ کر دیا جائے۔ مسٹر ایسکوئتھ نے بھی اس تجویز کی تائید کی۔ گورنمنٹ کے حق میں ۱۳۵ رائیں تھیں اور مخالف پارٹی میں ۱۳۷ - مخالف پارٹی نے گورنمنٹ سے مستعفی ہونے کا مطالبہ کیا ؛

واشنگٹن کی کانفرنس
لنڈن ۱۹ جولائی - واشنگٹن میں فوجوں کی تخفیف کے متعلق جو کانفرنس منعقد کرنے کی تجویز کی گئی ہے اسمیں اگر بحر الکاہل کے علاقہ کا سوال اٹھایا گیا۔ تو نو آبادیاں بھی اس میں شریک ہونے کا تقاضا کرینگی ؛

عسکی شہر پر یونانی قبضہ
لنڈن ۲۱ جولائی - ایتھنز میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ یونانیوں نے عسکی شہر پر قبضہ کر لیا ہے۔ جس سے ترکان احرار کی فوج میں سخت ابتری پھیلی ہوئی ہے۔ ترک سامان حرب چھوڑ کر چلے گئے۔ یونانی جہازوں نے ترکی فوج پر خوب گولے برسائے۔

ترکی جنگ کا خاتمہ
ایتھنز ۲۲ جولائی - فوجی حلقوں میں یہ رائے ظاہر کی جاتی ہے کہ عسکی شہر کی تسخیر نے عملاً ترکان احرار سے جنگ کا خاتمہ کر دیا ہے۔ اس فتح میں یونانیوں کو بہت سا لوٹ کا مال ملا ہے۔ جسمیں ۱۶۰ توپیں اور ایکہزار قیدی شامل ہیں ؛

ترکوں کی توقعات
قسطنطنیہ کی خبر ہے۔ کہ ترکی فوج جنرل سٹاف کے افسر اعلیٰ نے بیان کیا۔ کہ علاقوں کا چلا جانا کوئی اہمیت نہیں رکھتا ترکی فوج بغیر کسی خونریز لڑائی کے واپس چلی آئی جیسا کہ پہلے سے تجویز ہو چکی تھی۔ افسر مذکور نے اسبات پر یقین ظاہر کیا۔ کہ جنگ کا نتیجہ ترکوں کے حق میں اچھا نکلیگا ؛

امیر فیصل کی فتح شام کی آرزو
پیرس ۲۲ جولائی - ایکو دی پیرس کو معلوم ہوا ہے کہ فرانسیسی گورنمنٹ نے بغداد میں امیر فیصل کے ارادہ کی طرف برطانیہ کو توجہ دلائی ہے کہ وہ شام کو دوبارہ فتح کرنا اور اسے ایک عرب حکومت کے ماتحت رکھنا اور فرانسیسیوں کو شام سے باہر نکال دینا چاہتا ہے۔

جاپانی تجارتی وفد اور ہندوستان
لنڈن ۲۲ جولائی - ٹوکیو کی خبر ہے۔ کہ جاپانی تجارتی وفد ستمبر میں ہندوستان روانہ ہوگا چار ماہ کے قیام میں ہندوستان کی تجارتی ضروریات کا مطالعہ کرنا اور جاپانی تجارت کو ہندوستان میں رواج دینا اس کا مقصد ہوگا۔ یہ وفد اپنے ہمراہ بہت سے جاپانی صنعت کے نمونے لائے گا۔ جن میں سوت اور کپڑے کے نمونے ہونگے ؛

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)